دُعائیں

کس طرح قبول ہونگی؟

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

محترم جناب الحاج محمد عظیم خان صاحب

بنجارہ سویٹس، شاپ نمبر 67,68-5-10، محلہ احمد نگر، فرسٹ لانسرز، حیدرآباد،

آندھرا پردیش 028 500، انڈیا۔فون: 23397181

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دُعائیں

کس طرح قبول ہونگی؟

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صاحبزادہ و جانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلامِ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محمد عبد المقتدر

(ساکن ٹولی چوکی حیدرآباد اے پی)، حال مقیم ابوظہبی،

پوسٹ بکس نمبر 219 ابوظہبی، امارات العربیۃ المتحدۃ - ٹیلیفون نمبر 050-5816481

تفصیلات کتاب

نام کتاب	......	دُعائیں کس طرح قبول ہوں گی؟
تالیف	......	شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی
صفحات	......	۳۲
سنہ اشاعت	......	محرم ۱۴۲۸ھ - جنوری ۲۰۰۷ء
تعداد	......	ایک ہزار
کتابت	......	رضی الدین سہیل
معاون تحریر	......	حافظ حفظ الرحمٰن مسعود
طباعت	......	عائش آفسیٹ پرنٹرس

متصل مسجد رضیہ، روبرو فائر اسٹیشن، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد۔۳۶
فونس : 9391110835, 9346338145
ای میل : E-mail : aishoffset@yahoo.co.in

قیمت	......	دس روپے -/10 روپے

بہ اہتمام : محمد عبد المقتدر (ساکن ٹولی چوکی حیدرآباد)
حال مقام ابوظہبی پوسٹ بکس 219 ابوظہبی
امارت العربیۃ المتحدۃ ٹیلیفون نمبر 050-5816481

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۴
۲	دعا: مفہوم، حقیقت	۶
۳	دعا تمام اُمور میں، راستے دو قسم کے: مال والا – دعا والا	۷
۴	ہمہ مقصدی دعا، دعائے یونس علیہ السلام	۸
۵	فوائد دُعا	۹
۶	سراپا دُعا بننے کا طریقہ، آدابِ دعا	۱۰
۷	چند قرآنی دُعائیں	۱۲
۸	آیت وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْ ...... کے تفسیری پہلو	۱۷
۹	مقاماتِ قبولیت دعا، رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد، تہجد کے وقت	۱۸
۱۰	جہری وسری – دونوں اجازت، دعا کرنے والا محروم نہیں	۱۹
۱۱	دعا کے چند آداب، ہر چیز اللہ سے مانگنی چاہئے، اللہ بندے کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے	۲۰
۱۲	قبولیت کے چند اوقات	۲۱
۱۳	اذان واقامت کے درمیان، عرفہ کے دن دعا قبول کی جاتی، بہ حالت سجدہ	۲۲
۱۴	بوقت تلاوت وختم قرآن، حال تا ضطرار میں اخلاص سے کی جانے والی دعا	۲۲
۱۵	مضطر کی دعا اخلاص کی بنا پر ضرور قبول ہوتی ہے	۲۳
۱۶	ایک حیرت انگیز واقعہ	۲۴
۱۷	دعا کن لوگوں کی قبول ہوتی ہے اور کہاں؟، اوقات قبولیت دعا	۲۵
۱۸	چند انبیاء علیہم السلام کی دعائیں	۲۷
۱۹	دعا بہر حال نفع بخش ہے، بروایت عبادہؓ ارشاد رسول ﷺ ہے	۲۹
۲۰	بددُعا سے بچو!، غائبانہ دعا، ۵ آدمیوں کی دعاؤں کی قبولیت	۳۰
۲۱	ارشاد حضرت ابراہیم بن ادہمؒ دربارۂ دُعا	۳۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی أَمَّا بَعْدُ.
أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ – بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ – قال رسول اللہ ﷺ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

دعا بندگی کا اظہار ہے، دعا بارگاہِ حق سے مانگی جانے والی بھیک ہے۔ دعا مصیبت زدوں کیلئے راحت کا سامان ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ دعا سارے انسانوں کا بارگاہِ حق میں رجوع ہونے کا طریق ہے۔ دعا زبردست طاقت ہے۔ دعا بندگان خدا کیلئے امید کی ایک کرن ہے۔ دعا پریشان حالوں کیلئے یکسوئی کا سبب ہے۔ دعا قرب الٰہی کو پیدا کرنے کا طاقتور ذریعہ ہے۔ دعا بیماروں کی شفا ہے۔ دعا دافع البلا ہے۔ دعا کاشف الغم ہے۔ دعا حفاظت کا ذریعہ ہے۔ دعا بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری ہے۔ دعا امیروں اور غریبوں کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ دعا اپنی عاجزی کا اظہار ہے۔ دعا اللہ کے باعظمت اور باقدرت ہونے کا اقرار ہے۔ دعا بے چین دلوں کا مداوا ہے۔ دعا باب رحمت ہے۔ دعا جسمانی و روحانی ضرورتوں اور راحتوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ دعا اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتی ہے۔

مانگئے پھر مانگئے پھر مانگئے
مانگ میں شرمندگی اچھی نہیں

//☆☆☆//

ہر چیز مسبب سبب سے مانگو
منت سے خوشامد سے ادب سے مانگو
کیوں غیر کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہو
بندے ہو اگر رب کے تو رب سے مانگو

شاہ محمد کمال الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِحِکْمَتِہٖ تجْرِیْ مقَادِیْرُ الاُمُوْرِ - قَسَّمَ السَّعَادَۃَ وَالشَّقَاوَۃَ عَدْلٌ فِیْ قَضَاءٍ ہٖ لَایَجُوْر - اَقَرَّ بِوَحْدَانِیَّۃِ الْاَفْلَاک وَالْاَرْضُوْنَ وَالسُّھُوْلُ وَالْوَعُوْرُ وَالْبُحُوْرُ - یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ وَیُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ کُلُّ ذٰلِکَ فِی الْکِتَابِ مَسْطُوْرٌ - فَسُبْحَانَ مَنْ یَّقْضِیْ وَلَایُقْضٰی عَلَیْہِ - یُکْسِرُ الصَّحِیْحَ وَیُجبرُ الْمَکسُوْر - وَنَشْھَدُ اَنْ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَھَادَۃً اَسْتَعِدُّھَا لِیَوْمِ النُّشُوْر وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ شَھَادَۃً اَدَّخرھَا لِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَالنُّشُوْر -

اَمَّا بَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہ فَادْعُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنِ

ہ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَدْعُوْا مِنْ دونِ اللّٰہِ مَنْ لَایَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَومِ الْقِیامَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَاءِ ھِمْ غَافِلُوْن

ہ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ (صدق اللہ العظیم)

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

ہاُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوقِنُوْنَ بِالاِجَابَۃِ - ہاَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ - ہاَلدُّعَاءُ سَلَاحُ الْمُوْمِنْ - ہرُبَّ اَشْعَث اَغْبَرَّ یمُدُّ یَدَیْہِ اِلٰی السَّمَاءِ یَا رَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرام وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ فَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذَالِکَ - ہوَاعْلَمُوا ان اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءَ مِنْ قَلْبٍ لَاہٍ -

دعا

دعا کا مفہوم

اللہ سے مدد مانگنے کے طریقوں میں ایک اہم طریقہ ہے۔ دعا کے معنیٰ پکارنے کے ہیں۔ دعا میں یہ ہوتا ہے کہ انسان سراپا محتاج ہونے کی وجہ سے اس ذات کو پکارتا ہے جو حاجت روا ہے۔ انسان اپنی حاجت خدا کے حضور میں پیش کرتا ہے اور اس کی تکمیل کی آرزو کرتا ہے اسی کا نام دعا ہے۔ زندگی کے ہر موڑ پر بلکہ ہر روز بلکہ ہر گھڑی تمام حاجات میں انسان یہ چاہتا ہے کہ کوئی رحیم و کریم ہستی اس کی حاجتوں کو سن لے اور ان کو پورا کرے یہی چیز دعا کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔

حقیقت دعا

اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کی تکمیل کیلئے اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنا کہ اے اللہ ہمیں فلاں چیزیں عطا فرمایئے اور فلاں چیزیں نہ دیجئے۔ گویا ایک نیاز مندی ہے جو بارگاہ رب العزت میں پیش کی جاتی ہے۔

دعا ایک ایسی عبادت ہے جو دنیا کیلئے ہو تو تب بھی عبادت ہے جبکہ اور اعمال دنیا کیلئے کریں تو نہ عبادت بنتے ہیں نہ ثواب ملتا ہے۔ مگر دعا اگر دنیوی چیزوں کیلئے ہو، تب بھی دعا باعث ثواب ہے اور عبادت بھی کہلائے گی۔ کعب احبارؒ سے منقول ہے کہ پہلے زمانے میں یہ خصوصیت انبیاء علیہم السلام کی تھی، اللہ کا ان کو حکم ہوتا تھا دعا کرو قبول کروں گا امت محمدیہ ﷺ میں یہ حکم عام کر دیا گیا ہے۔

دعا تمام امور میں

عام طور پر لوگوں کا یہ خیال رہتا ہے کہ جو امور جو باتیں اور جو معاملات اپنے اختیار سے خارج نظر آتے ہیں وہاں مجبور ہو کر دعا کرنا ہے ورنہ تدبیر پر اعتماد کافی سمجھتے ہیں اور دعا کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چاہے امور دنیاوی ہوں یا اخروی، اپنے اختیاری امور میں ہو یا غیر اختیاری میں دعا کی ضرورت ہے اور حکم بھی۔

راستے دو قسم کے!

مال والا۔ دعا والا

اس دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے دو راستے ہیں ایک اعلیٰ درجہ اور ایک ادنیٰ درجہ۔ اعلیٰ درجہ وہ ہے جس کے منافع ہمیشہ ملتے ہیں اور ادنیٰ درجہ وہ ہے جس کے منافع تھوڑے وقت کیلئے چلتے ہیں۔ اعلیٰ راستہ حق پرستی اور دعا کا راستہ ہے اور ادنیٰ راستہ نفس پرستی اور حصول مال کا راستہ ہے۔ مال کا راستہ انتہائی حقیر ہے اسلئے اس کا حاصل کرنے والا بھی حقیر ہوتا ہے۔ دعا کا راستہ اور اس کا مقصد بلند اور اعلیٰ ہے اس لئے اس کا حاصل کرنے والا بلند ہوتا ہے۔ دعا فرعون اور ہامان جیسوں کے راستے کی چیز نہیں دعاء صالحین اور شہداء کے راستے کی چیز ہے۔ دعا ابولہب اور ابوجہل جیسوں کے راستے کی چیز نہیں بلکہ دعا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام جیسوں کے راستے کی چیز ہے اور حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام جیسوں کے راستے کی چیز ہے۔ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام جیسوں کے راستے کی چیز ہے دعا اولیاء کرام جیسوں کے راستے کی چیز ہے۔ دعا انبیاء علیہم السلام کے راستے کی چیز ہے اور دعا سید الانبیاء ﷺ کے راستے کی چیز ہے۔ ایک خاص بات یاد رکھئے مال کی راہ سے جس طرح غذا حاصل کی جاتی ہے، ملک کی وزارت حاصل کی جاتی ہے اسی طرح دعا کے راستے سے بھی یہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ فرعون نے مال کے راستے سے ملک حاصل کیا عزیز مصر نے مال کے راستے سے ملک مصر حاصل کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا کے راستے سے ملک مصر

حاصل کیا۔ انسان مال کے راستہ سے اپنی گھریلو زندگی بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے دعا کے ذریعہ اپنی گھریلو زندگی بنائی اسی طرح بیماری بھی دعا کے راستے سے دور کی جس طرح دنیا والے مال کے راستے سے کامیابی کی اسکیمیں بناتے ہیں اس سے زیادہ پیمانے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چٹیل اور سنگلاخ میدان میں جمع ہونے کی اسکیم دعا کے راستے سے بنائی۔ جس طرح اکثریت پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے دشمن کو مال کے راستے سے دور کرتے ہیں اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کے راستے سے دور کر دکھایا جس طرح مال کے راستے سے دشمن کو اپنا دوست بنایا جاتا ہے جس طرح مشکلات سے مال کے راستے سے حفاظت کرتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کے راستے سے مشکلات سے حفاظت کا بندوبست فرمایا۔

ہمہ مقصدی دعا

حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں حضرت محمد ﷺ نے غار ثور میں دعا کے راستے سے حفاظت حاصل کی۔ جس طرح مال کا راستہ ۲۴ گھنٹے کی ایک محنت ہے اسی طرح دعا کا راستہ بھی ۲۴ گھنٹوں کی محنت ہے جس طرح مال کا راستہ بھی ایک راستہ ہے دعا کا راستہ بھی ایک مقصد والا راستہ ہے۔

(دعائے یونس علیہ السلام ہمہ مقصدی دعا ہے)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ یعنی جس طرح ہم نے یونس علیہ السلام کو غم اور مصیبت سے نجات دی اسی طرح ہم سب مومنین کے ساتھ یہی معاملہ کرتے ہیں جبکہ وہ صدق و اخلاص کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوں اور ہم سے پناہ مانگیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ذالنون کی وہ دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی وہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ہے۔ جو مسلمان اپنے کسی مقصد کیلئے ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔

حضور ﷺ نے دعاوتوکل کے ساتھ اسباب کی رعایت فرمائی ہے۔ نہ دعا کے بھروسے اسباب کو چھوڑ دے اور نہ اسباب میں ایسا منہمک ہو کہ مسبّب الاسباب پر نظر نہ رہے یہ اعتدال ہی اصل طریقہ نبویہ ہے اور دعا نازل شدہ بلاء سے بھی نافع ہے اور اس بلاء سے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی اور کبھی بلا نازل ہوتی ہے اور ادھر سے دعا پہنچ کر اس سے ملتی ہے اور دونوں میں قیامت تک کشتی ہوتی رہتی ہے۔

قرآن و حدیث میں نہایت درجہ اس کی ترغیب اور فضیلت آئی ہے اور تاکید اور احکام جابجا موجود ہیں، اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا جس کیلئے دعا کی توفیق ہوگئی اس کیلئے قبولیت کے دروازے کھل گئے اور فرمایا دعا مسلمان کا ہتھیار ہے دین کا ستون ہے اور آسمان کا نور ہے۔

فوائدِ دُعا

(۱) دعا نافع دین بھی ہے نافع دنیا بھی

(۲) دعا سے قبولیت کے دروازے کھلتے ہیں

(۳) دعا سے جنت کے دروازے کھلتے ہیں

(۴) دعا سے ضعیف تدبیر بھی قوی ہو جاتی ہے

(۵) دعا سے قضا بھی ٹل جاتی ہے

(۶) دعا بندے اور مولیٰ کے درمیان تعلق کو بتلاتی ہے

(۷) دعا سے مصیبتیں ٹلتی ہیں

(۸) دعا رحمت الٰہیہ کو کھینچنے کا عظیم درجہ ہے

(۹) دعا سے بغیر اسباب بھی جب اللہ چاہتے ہیں کام بنا دیتے ہیں

(۱۰) دعا سے ناتمام اور ادھورے اسباب بھی کافی ہو جاتے ہیں

(۱۱) دعا اللہ کو راضی کرنے کا اہم ترین سبب ہے

(۱۲) دعا اللہ سے قرب کا سبب ہے

(۱۳) دعا ایک عظیم نعمت ہے جو کسی مومن اور مسلم کو مل جائے اور اس کے اعمال کا جزء بن جائے۔

(۱۴) دعا طریقت کے راستے کی عظیم چیز ہے۔

(۱۵) دعا اہل طریقت کے پاس حال بن کر باطنِ انسان میں داخل ہو جاتی ہے

(۱۶) دعا اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرنے والی ہے

سراپا دعا بننے کا طریقہ

اپنی احتیاجات کو اللہ کے سامنے پیش کرنا اور حق تعالیٰ کی عنایات کو سوچنا عملِ دعا اور حالِ دعا کے حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ دعا سراسر عاجزی ہے۔ دعا بندہ کو دی جانے والی لاجواب چیز ہے۔ دعا مفید ہی مفید ہے۔ جس کو دعا ملی اسے سب کچھ مل گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صاحب دعا بنادے اور مستجاب الدعوات بنادے۔

آدابِ دعا

(۱) کھانے پینے، پہنے اور کمانے میں حرام سے بچنا

(۲) دل سے یہ سمجھنا کہ اللہ کے سوا کوئی ہمارا مقصد پورا نہیں کرسکتا

(۳) دعا سے پہلے کوئی نیک کام کرنا

(۴) پاک وصاف ہو کر دعا کرنا

(۵) وضو کر کے دعا کرنا

(۶) دعا کے وقت قبلہ رو ہونا

(۷) دوزانو بیٹھ کر دعا کرنا

(۸) دعا کے اول اور آخر میں اللہ کی حمد وثنا کرنا

(۹) دعا کے شروع اور آخر میں حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجنا

(۱۰) دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنا

(۱۱) دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھانا

(۱۲) تواضع کے ساتھ بیٹھنا

(۱۳) اپنی محتاجی اور عاجزی کا ذکر کرنا

(۱۴) دعا کے وقت آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا

(۱۵) اللہ کے اسمائے حسنٰی اور صفاتِ عالیہ ذکر کر کے دعا کرنا

(۱۶) الفاظ دعا میں قافیہ بندی کے تکلف سے بچنا

(۱۷) دعا اگر نظم میں ہو تو گانے کی صورت سے بچنا

(۱۸) دعا کے وقت انبیاء علیہم السلام اور دیگر مقبول اور صالح بندوں کے ساتھ توسل کرنا وسیلہ لینا جس کا طریقہ یہ ہے کہ اے اللہ ان بزرگوں کے طفیل میری دعا قبول فرما۔

(۱۹) دعا میں آواز پست کرنا

(۲۰) زیادہ تر ان الفاظ میں دعا کرنا جو حضور ﷺ سے منقول ہیں

(۲۱) دینی ودنیوی امور کی عام جامع دعائیں کرنا

(۲۲) امام ہو تو تمام شرکاء جماعت کو دعا میں شریک کرنا

(۲۳) عزم کے ساتھ دعا کرنا

(۲۴) رغبت وشوق کے ساتھ دعا کرنا

(۲۵) حتی المقدور حضورِ قلب کے ساتھ دعا کرنا

(۲۶) قبولیت دعا کی قوی امید رکھنا

(۲۷) بار بار دعا کرنا

(۲۸) دعا الحاح وزاری سے کرنا

(۲۹) کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرنا

(۳۰) طے شدہ دعا نہ کرنا (مثلاً عورت کا مرد ہونے اور مرد کا عورت ہونے کی دعا کرنا)

(۳۱) کسی محال چیز کی دعا نہ کرنا

(۳۲) اللہ کی رحمت کو اپنے لئے مخصوص کرنے کی دعا نہ کرنا

(۳۳) اپنی حاجتوں میں اللہ ہی سے پناہ مانگنا

(۳۴) دعا کرنے اور سننے والے دونوں کا آمین کہنا

(۳۵) دعا کے بعد دونوں ہاتھوں کا چہرے پر پھیرنا

(۳۶) قبولیت دعا میں جلدی نہ کرنا

(۳۷) عدم قبولیت کے آثار پر شکایت نہ کرنا

(۳۸) دنیا میں نہ ملنے پر آخرت میں ذخیرہ کا یقین رکھنا

(۳۹) خدا کی حکمت ومشیت پر دل وجان سے راضی ہونا

چند قرآنی دعائیں

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ - وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (البقرۃ، ع۱۵، پ۱)

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرۃ، پ۲ ع۶)

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْتُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِن رَّبِّهٖ وَالْمُوْمِنُوْنَ ط کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ لَایُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا اکَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَااکْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُوَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْاخْطَئْنَا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَاطَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَعْفُ عَنَّا - وَاغْفِرْلَنَا - وَارْحَمْنَا - اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْن ۝ (البقرۃ، پ۳، ع۸)

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَن نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ یَشْکُرُوْنَ ۝ رَبَّنَا اِنَّکَ تَعْلَمُ مَانُخْفِیْ وَمَانُعْلِنُ وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَافِی السَّمَاءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَاءُ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءُ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُوْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ ۝ (سورۂ ابراہیم، پ۱۳، ع۱۸)

وَذَالنُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَنْ نُقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذَالِکَ نُنْجِی الْمُوْمِنِیْنَ ۝ وَزَکَرِیَّا اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسٰرِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَّكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ O

(سورۃ الانبیاء پ۱۷، ع۶)

فَدَعَا رَبَّهُ اِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ (سورۃ القمر پ۲۷، ع۸)

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O

(سورۂ اعراف پ۸، ع۶)

اور جس وقت ابراہیم علیہ السلام نے (دعا میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار (آباد) شہر بنا دیجئے (امن وامان) والا اور اس کے بسنے والوں کو پھلوں سے بھی عنایت کیجئے جو کہ ان میں سے اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور اس شخص کو بھی جو کافر ہے سو ایسے شخص کو تھوڑے روز تو خوب آرام برتاؤں گا پھر اس کو کشاں کشاں عذاب دوزخ میں پہنچاؤں گا اور وہ پہنچنے کی جگہ تو بہت بری ہے اور جبکہ اٹھا رہے تھے ابراہیم علیہ السلام دیواریں خانۂ کعبہ کی اور اسمٰعیل علیہ السلام بھی (اور یہ کہتے جاتے تھے) اے ہمارے پروردگار (یہ خدمت) ہم سے قبول فرمائیے۔ بلاشبہ آپ خوب سننے والے اور جاننے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنا لیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت (پیدا) کیجئے جو آپ کی مطیع ہو اور (نیز) ہم کو ہمارے حج (وغیرہ) کے احکام بھی بتلا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھئے اور فی الحقیقت آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے مہربانی فرمانے والے۔ اے ہمارے پروردگار اور اس جماعت کے اندر انہیں میں کے ایک ایسے پیغمبر علیہ السلام بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو (آسمانی) کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کر دیں بلاشبہ آپ ہی ہیں غالب القدرت کامل الانتظام اور ایسا طریقہ بتلا دیا تا کہ تم لوگ (اس نعمت آسمانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں منظور کر لیتا ہوں۔ ہر عرض درخواست کرنے والے کی جب کہ وہ میرے حضور میں درخواست دے، ان کو چاہئے کہ میرے احکام قبول کیا کریں اور مجھ پر یقین رکھیں کہ وہ لوگ رشد (فلاح) حاصل کریں گے۔ (البقرۃ، پ۲)

اللہ تعالیٰ ہی کی ملک میں سب جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور جو باتیں تمہارے نفسوں میں ہیں ان کو اگر تم ظاہر کرو گے یا کہ پوشیدہ رکھو گے حق تعالیٰ تم سے حساب لیں گے۔ پھر (بجز کفر وشرک کے) جس کیلئے منظور ہوگا بخش دیں گے اور جس کو منظور ہوگا سزا دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر شیٔ پر پوری طرح قدرت رکھنے والے ہیں اعتقاد رکھتے ہیں۔ اس چیز کا جو ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور مومنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں۔ اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ان سب نے یوں کہا کہ ہم نے آپ کا (ارشاد) سنا اور خوشی سے مانا ہم آپ سے بخشش چاہتے ہیں اور ہمارے پروردگار اور آپ ہی کی طرف (ہم سب کو) لوٹنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اسی بات کا جو اسی کی طاقت (اور اختیار) میں ہو اس کو ثواب بھی اسی کا ملے گا اور جو ارادے سے کرے اور اس پر عذاب بھی اسی کا ہوگا جو ارادے سے کرے۔ ائے ہمارے رب ہم پر دارو گیر نہ فرمایئے۔ اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں ائے ہمارے رب ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے، جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے۔ اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار (دنیا یا آخرت کا) نہ ڈال جس کی ہم کو سہار نہ ہو اور درگذر کیجئے ہم سے اور بخش دیجئے ہم کو اور رحم کیجئے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں (اور کارساز طرفدار ہوتا ہے) سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔ (البقرہ)

اور جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا ائے میرے رب اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دیجئے اور مجھ کو اور میرے خاص فرزندوں کو بتوں کی حفاظت سے بچائے رکھئے ائے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو گمراہ کر دیا پھر جو شخص میری راہ پر چلے گا وہ تو میرا ہے ہی اور جو شخص (اس باب میں) میرا کہنا نہ مانے سو آپ تو کثیر المغفرت (اور) کثیر الرحمت ہیں، ائے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب ایک میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں ائے ہمارے رب تا کہ وہ نماز کا اہتمام رکھیں تو آپ کچھ لوگوں کے قلب ان کی طرف مائل کر دیجئے اور ان کو (محض اپنی قدرت سے) پھل

کھانے کو دیجئے تا کہ یہ لوگ (ان نعمتوں) کا شکر کریں۔ اے ہمارے رب آپ کو تو سب کچھ معلوم ہے جو ہم اپنے دل میں رکھیں اور جو ظاہر کریں اور اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز بھی مخفی نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔ تمام حمد (وثنا) خدا کے لئے ہے۔ (سزاوار) ہے جس نے مجھ کو بڑھاپے میں اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام (دو بیٹے) عطا کئے۔ حقیقت میں میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے اے میرے رب مجھ کو بھی نماز کا (خاص) اہتمام کرنے والا رکھئے اور میری اولاد میں بھی اے ہمارے رب اور میری (یہ) دعا قبول کیجئے اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مومنین کی بھی حساب کے قائم ہونے کے دن۔ (ابراہیم علیہ السلام) اور مچھلی والے پیغمبر یعنی حضرت یونس علیہ السلام کا تذکرہ کیجئے جبکہ وہ اپنی قوم سے خفا ہو کر چلے گئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان پر (اس چلے جانے میں) کوئی دارو گیر نہ کریں گے پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ الٰہی آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ سب (نقائص) سے پاک ہیں میں بے شک قصوروار ہوں سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو اس گھٹن سے نجات دی اور ہم اسی طرح (اور) ایمان والوں کو بھی (کرب و بلا سے) نجات دیا کرتے ہیں اور ذکریا علیہ السلام کا (تذکرہ کیجئے) جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب! مجھ کو لاوارث مت رکھیو یعنی (مجھ کو فرزند دیجئے کہ میرا وارث ہو) اور سب وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں، ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو فرزند (یحییٰ علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی خاطر ان کی بیوی کو (جو بانجھ تھیں اولاد کے) قابل بنا دیا۔ یہ سب نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور امید و بیم کے ساتھ ہماری عبادت کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے خشوع اختیار کرنے والے تھے۔

تو نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں درماندہ ہوں سو آپ (ان سے) انتقام لے لیجئے۔ (القمر ع ۸)

دونوں کہنے لگے اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے اور ہم پر رحم نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہو جائے گا۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ○

اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کرلوں گا جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اس آیت کے تفسیری پہلو

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ الدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃِ یعنی دعا مانگنا عبادت ہے۔ ایک روایت میں اس طرح آیا ہے۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ یعنی دعا عبادت کا مغز ہے احادیث کی کئی کتابوں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس شئی اکرم عنداللہ من الدعاء یعنی اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عظیم اور مکرم کوئی چیز نہیں (ترمذی)

جس طرح شریعت اسلام میں عبادت کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے نماز، رورہ، طواف، کعبہ، نذر منت، قربانی وغیرہ اس طرح دعا عبادت ہے۔ اللہ ہی سے دعا کرنی ہے، کہیں اس کو خود عبادت اور کہیں عبادت کا مغز قرار دیا ہے۔ اس سے اس کا اعظم و اکرم ہونا واضح ہے۔

علامہ ابن قیمؒ سے ایک بیمار مصیبت زدہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس نے بہت کچھ علاج کیا اور بہت سی دعائیں کیں مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اس کی دنیا و آخرت تباہ ہو رہی ہے کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمایئے جس سے اس کو شفاء کلی حاصل ہو تو آپ نے فرمایا کہ ہر بیماری کیلئے اللہ نے شفا نازل فرمائی ہے قرآن و حدیث سے یہ بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ قرآن تمام بیماریوں کیلئے باعث شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○ قرآن کو مومنوں کیلئے رحمت و شفا بنا کر اتارا ہے۔ اسلئے صحابہ رضی اللہ عنہم سانپ بچھو کے کاٹے ہوئے آدمی پر بھی قرآن مجید پڑھ کر دم کرتے تو اس کو شفاء ہو جاتی اور

سورہ فاتحہ کو شفاء دینے میں عجیب وغریب تاثیر ہے اگر بندہ اس سورہ فاتحہ سے دعا اور علاج کرے تو اس کی نہایت ہی عجیب تاثیر دیکھے گا۔

میں مکہ معظمہ میں ایک زمانے تک مقیم تھا بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو گیا نہ کوئی دوا پاتا تھا نہ حکیم ہی تھا میں خود ہی سورۂ فاتحہ پڑھ کر اپنا علاج کرنے لگا تو اس کی عجیب تاثیر دیکھی کہ جو شخص بھی بیماری کی شکایت کرتا اس کو صرف یہی سورۂ فاتحہ بتا دیتا۔ بہت سے لوگ بہت جلد شفایاب ہو گئے۔

مقامات قبولیت دعا

(۱) بیت اللہ شریف (۲) مسجد نبوی (۳) بیت المقدس (۴) رکن و مقام ابراہیم کے درمیان (ملتزم پر) (۵) زمزم کے کنویں کے پاس (۶) صفا پہاڑی پر (۷) مروہ پہاڑی پر (۸) جہاں سعی کی جاتی ہے (۹) مقام ابراہیم کے پیچھے (۱۰) جمرات کے پاس (کنکریاں مارنے کے بعد) (۱۱) خیر الدعا یوم عرفہ یعنی عرفہ کا دن دعا کیلئے بہترین دن ہے۔

رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کس وقت دعا قبول ہوتی ہے، فرمایا جوف اللیل و دبر الصلوات المکتوبات یعنی رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی)

تہجد کے وقت

ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حتیٰ یبقی ثلث اللیل لآخیر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ O

یعنی ہمارا پروردگار ہر آخیر رات میں آسمان دنیا کی طرف آ کر کہتا ہے۔ ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں گا جو کوئی مجھ سے مانگے گا میں اس کو دوں گا کوئی مجھ سے مغفرت مانگے میں اس کی مغفرت کر دوں گا۔

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو دعا غفلت کے ساتھ ہو، لاپرواہی کے ساتھ ہو، بغیر دھیان کے صرف سرسری کلمات، (تو ایسی) دعا کے بارے میں بھی آیا ہے کہ وہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ اس لئے دھیان، توجہ، یاد، معنویت اور قلبی توجہ کے ساتھ دعا کرنی چاہئے تاکہ قبول ہو سکے۔

اللہ کو اس کے کسی بھی نام سے پکارو۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّامَّا تَدْعُوْفَلَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یعنی آپ فرما دیجئے خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو اس کے بہت اچھے نام ہیں۔

جہری سری دونوں اجازت

اُدْعُوا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّهُ لَایُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو تذلل ظاہر کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی بے شک اللہ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔

دعا کرنے والا محروم نہیں

ان العبد لایخطئه من الدعاء حدی ثلث اماذنب یغفرله و اماخیر یعجل له و اما خیر یدخرله ○ دیلمی میں بہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک حدیث منقول ہے کہ بندہ دعا کے ذریعہ تین چیزوں میں سے ایک جانے نہیں دیتا:

(۱) یا تو اسکا گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ (۲) یا اسے کوئی اچھی چیز فوراً عطا کر دی جاتی ہے۔

(۳) یا آئندہ کیلئے ذخیرہ کر لی جاتی ہے۔

باوضودورکعت پڑھ کردعا کرنے سے دیرسویرقبول ہوہی جاتی ہے۔من توضا فاحسن الوضوء فصلی رکعتین فدعاربه الا کانت دعوته مستجابةمعجلة او موخرةً (طبرانی)

جس نے اچھی طرح وضوکیا دورکعت نماز ادا کی پھر اپنے رب سے دعا کی تو وہ دیر سویرضرورقبول ہوگی۔

دعا کے چند آداب

من کتب له حاجة الی الله او الی احد من بنی آدم فلیتوضاولیحسن وضوء ہ ثم لیصل رکعتین ثم یثن علی الله عزوجل ویصل علی النبیﷺ (ترمذی)

جس کواللہ کی طرف سے ضرورت ہو یا ضرورت انسانی کی بناء کسی انسان کی طرف ضرورت ہوتو اس کو چاہئے کہ وضوکر کے دورکعت نماز پڑھے پھر اللہ کی تعریف کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر دعا کرے۔

ہر چیز اللہ ہی سے مانگنی چاہئے

یسئل احدکم ربه حاجته حتی یسئل شسع نعله اذا انقطع (ترمذی)

تم میں کا ہر کوئی اپنے رب ہی سے ہر چیز مانگے، حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ سے مانگے۔

یستجاب لاحدکم مالم یدع باثم اوقطیعةرحم (مسلم)

اگر کسی گناہ یا قطع رحمی کیلئے دعا نہ کرے، تو بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

اللہ بندے کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے

ان الله حی کریم یستحی من عبده اذا رفع یدیه الیه ان یردهما صفراً (ابن ماجہ)

جب کوئی دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا کرتا ہے تو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے اللہ

کوشرم آتی ہے۔ اذا سالتم اللہ فاسئلوہ بیطون اکفکم ولاتسئلوہ بظھورھا (ابوداؤد) جب دعا کرو اپنی باطنی ہتھیلیوں سے مانگو۔ ہتھیلیوں کی پشت سے نہ مانگو۔

فاذا تمّ فامسحو بھا وجوھکم (ترمذی)

یعنی جب دعا پوری کرلو تو ہاتھوں کو چہرے پر مل لیا کرو۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر مانگے اور بعد دعا چہرے پر ہاتھوں کو پھیر لے۔

قبولیت کے چند اوقات

(۱) بارش کے وقت۔ (۲) زمزم پیتے وقت۔ (۳) مرغ کی بانگ کے وقت۔ (۴) بوقت آمین۔ (۵) مسلمانوں کے اجتماع کے وقت۔ (۶) شب قدر۔ (۷) رمضان کے مہینے میں۔ (۸) بوقت افطار روزہ۔ (۹) جمعہ کے دن کے بارے میں صراحت ہے کہ اس دن دعا قبول کی جاتی ہے۔ بخاری میں ایک ارشادِ رسول ﷺ اس طرح منقول ہے:

ان فی الجمعة لساعة لا یوافقھا عبد مسلم قائم یصلی یسئل اللہ خیرا الا اعطاہ ایاہ۔ جمعہ کا دن ایک ایسی گھڑی ہے جو مسلمان کو نماز پڑھتے ہوئے مل جائے اس میں اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دے گا۔ وہ عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک ہے۔

جمعہ کی رات

ان فی لیلة الجمعة لساعة الدعاء فیھا مستجابة (ترمذی) جمعہ کی رات کی ایک ساعت ایسی ہے اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

بوقت اذان قبولیت دعا

لایردان الدعاء عند النداء و عندالباس (ابوداؤد) یعنی اذان اور جنگ کے وقت دعا رد نہیں ہوتی۔

اذان واقامت کے درمیان

لایرد الدعاء بین الاذان و الاقامۃ (ابوداؤد) یعنی اذان اور اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے، بوقت اقامت قبولیت اترتی ہے۔

اذا ثوب بالصلوٰۃ فتحت ابواب السماء و استجیب الدعا اقامت کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔

عرفہ کے دن دعا قبول کی جاتی

ذی الحجہ کی نویں تاریخ یعنی عرفہ کے دن دعا رد نہیں ہوتی۔خیر الدعاء یوم عرفہ

بہ حالت سجدہ دعا

قرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثرو الدعاء (مسلم) سجدے میں بندہ اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے تو زیادہ دعا مانگا کرو (یہ نفل اور انفرادی عمل ہے)

بوقت تلاوت وختم قرآن

من قرء القرآن فلیسأل اللہ بہ جو قرآن پڑھے پس اس کے واسطے سے اللہ ہی سے مانگے۔

حالت اضطرار میں اخلاص سے کی جانے والی دعا

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ – اَلْمُضْطَرَّ – اضطرار سے مشتق ہے۔ کسی ضرورت سے مجبور و بے قرار ہونے کو اضطرار کہتے ہیں اور وہ جبھی ہوتا ہے جب اس کا کوئی یار و مددگار اور سہارا نہ ہو اس لئے مضطر وہ شخص ہے جو دنیا کے سب سہاروں سے مایوس ہو کر خاص اللہ تعالیٰ ہی کو فریاد رس سمجھ کر اس کی طرف متوجہ ہو۔ مضطر کی یہ تفسیر ذوالنون مصریؒ، سہیل بن عبداللہؒ وغیرہ سے منقول ہے۔ (قرطبی) رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص کیلئے ان الفاظ میں دعا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

اللهم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفة عین و اصلح لی شانی کلہ لا الٰہ الا انت (ترجمہ) اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں اس لئے مجھے ایک لمحہ کیلئے بھی میرے اپنے نفس کے حوالہ نہ کیجئے اور آپ ہی میرے سب کاموں کو درست کر دیجئے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں (قرطبی)

مضطر کی دعا اخلاص کی بنا پر ضرور قبول ہوتی ہے

امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ اللہ نے مضطر کی دعا قبول کرنے کا ذمہ لے لیا ہے اور اس آیت میں اس کا اعلان بھی فرما دیا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ دنیا کے سب سہاروں سے مایوس اور علائق سے منقطع ہو کر صرف اللہ تعالیٰ ہی کو کارساز سمجھ کر دعا کرنا سرمایۂ اخلاص ہے اور اللہ کے نزدیک اخلاص کا بڑا درجہ ہے۔ وہ جس کسی بندے میں پایا جائے اس کے اخلاص کی برکت سے اس کی طرف رحمت حق متوجہ ہو جاتی ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے کفار کا حال ذکر فرمایا ہے کہ جب یہ لوگ دریا میں ہوتے ہیں اور کشتی سب طرف سے موجوں کی لپیٹ میں آجاتی ہے اور یہ گویا اپنی آنکھوں کے سامنے موت کو کھڑا دیکھ لیتے ہیں اس وقت یہ لوگ پورے اخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں کہ اگر ہمیں اس مصیبت سے آپ نجات دیدیں تو ہم شکر گذار ہونگے، لیکن جب اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرما کر انہیں خشکی پر لے آتے ہیں تو پھر یہ شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اُدْعُوا اللہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ (الی قولہ) فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا ھُمْ یُشْرِکُوْنَ۔ ایک صحیح حدیث میں منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ • ایک مظلوم کی دعا، • دوسرے مسافر کی دعا، • تیسرے باپ کی اپنی اولاد کیلئے دعا۔ قرطبیؒ نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا ہے کہ ان تینوں دعاؤں میں بھی وہی صورت ہے جو دعائے مضطر میں اوپر لکھی گئی ہے کہ جب کوئی مظلوم دنیا کے سہاروں اور مددگاروں سے مایوس ہو کر دفع ظلم کیلئے اللہ کو پکارتا ہے وہ بھی مضطر ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح مسافر حالتِ سفر میں اپنے خویش و عزیز اور ہمدرد و غمگساروں

سے الگ اور بے سہارا ہوتا ہے۔ اسی طرح باپ اپنی اولاد پر یعنی اپنی اولاد کیلئے اپنی فطرت اور پدری شفقت کی بناء پر کبھی بددعا نہیں کرسکتا بجز اس کے کہ اس کا دل بالکل ٹوٹ جائے اور اپنے آپ کو مصیبت سے بچانے کیلئے اللہ کو پکارے۔

ایک حیرت انگیز واقعہ

وہب بن منبہؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے حاجتیں نماز کے ذریعہ طلب کی جاتی ہیں اور پہلے لوگوں کو کوئی حادثہ گذرتا ہے وہ جلدی سے نماز کی طرف رجوع کرتا۔ کہتے ہیں کہ کوفہ میں ایک قلی تھا جس پر لوگوں کو بہت اعتماد تھا۔ امین ہونے کی وجہ سے لوگوں کا سامان روپیہ وغیرہ بھی لے جاتا تھا ایک مرتبہ وہ سفر میں جارہا تھا کہ راستہ میں ایک شخص اس کو ملا پوچھا کہاں کا ارادہ ہے قلی نے کہا فلاں شہر کا وہ کہنے لگا مجھے بھی جانا ہے میں پاؤں چل سکتا تو تیرے ساتھ ہی چلتا کیا ممکن ہے کہ ایک دینار کرایہ پر مجھے خچر پر سوار کرلے قلی نے اس کو منظور کرلیا اور وہ سوار ہوگیا راستے میں ایک دوراہہ ملا، سوار نے پوچھا کہ کدھر کو چلنا ہے، قلی نے شارعِ عام کا راستہ بتایا اور سوار نے کہا یہ دوسرا راستہ قریب کا ہے اور جانوروں کیلئے بھی سہولت کا ہے۔ قلی نے کہا اچھی بات ہے اسی راستے چلئے تھوڑی دور چل کر راستہ ایک وحشت ناک جنگل پر ختم ہوگیا جہاں بہت سے مردے پڑے تھے وہ شخص خچر سے اترا اور کمر سے خنجر نکال کر قلی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ قلی نے کہا کہ ایسا نہ کر یہ خچر اور سامان سب کچھ لے لے یہی تیرا مقصود ہے مجھے قتل نہ کر اس نے نہ مانا اور قسم کھالی کہ پہلے تجھے قتل کروں گا پھر یہ سب کچھ لونگا اس نے بہت عاجزی کی مگر اس ظالم نے ایک نہ مانی، قلی نے کہا اچھا مجھے دو رکعت آخری نماز پڑھنے دے اس نے قبول کیا اور ہنس کر کہا جلدی سے پڑھ لے اور ان لوگوں نے بھی یہی درخواست کی تھی مگر ان کی نماز نے کچھ بھی کام نہ دیا اس قلی نے نماز شروع کی، سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورۃ بھی یاد نہ آئی ادھر وہ ظالم کھڑا تقاضہ کررہا تھا جلدی ختم کر بے اختیار اس کی زبان پر یہ آیت جاری ہوئی۔ اَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ یہ پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا کہ ایک سوار نمودار ہوا جس کے سر پر چمکتا ہوا خود (لوہے کی ٹوپی) تھی اس نے نیزہ مار کر اس ظالم کو ہلاک کردیا جس جگہ وہ ظالم مر کر گرا، اس جگہ سے آگ کے شعلے اٹھنے لگے یہ نمازی بے اختیار سجدے میں

گر گیا اللہ کا شکر ادا کیا نماز کے بعد اس سوار کی طرف دوڑا اس سے پوچھا کہ خدا کے واسطے اتنا تو بتادو کہ تم کون ہو، کیسے آئے ہو؟ اس نے کہا میں اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ کا غلام ہوں اب تم مامون ہو، جہاں چاہے جاؤ۔

دعا کن لوگوں کی قبول ہوتی ہے اور کہاں قبول ہوتی ہے

وہ لوگ جن کی دعا قبول ہوتی ہے ان میں سے جو چند معلوم ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) مظلوم کی دعا (۲) مضطر کی دعا

(۳) والد کی دعا (۴) عادل بادشاہ کی دعا

(۵) نیک آدمی کی دعا (۶) فرمانبردار کی دعا

(۷) مسافر کی دعا (۸) روزہ دار کی دعا

(۹) غائبانہ دعا (۱۰) حجاج کی دعا

اوقات قبولیتِ دعا

یہ بھی بہت سے ہیں لیکن وہ چند اوقات جن میں خاص طور پر دعائیں مقبول ہوتی ہیں یہ ہیں:

(۱) اذان اور اقامت کے درمیان (۲) جہاد میں صف باندھتے وقت

(۳) فرض نمازوں کے بعد (۴) سجدے کی حالت میں

(۵) تلاوت قرآن کے بعد (۶) آبِ زم زم پیتے وقت

(۷) مسلمانوں کے اجتماع کے وقت (۸) بیت اللہ پر نظر پڑنے کے وقت

(۹) رمضان المبارک میں (۱۰) جمعہ کے دن

(۱۱) تہجد کے وقت۔ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پیچھے تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا لڑکے! تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں تو ان کی حفاظت کر۔ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کے (حکم) کی حفاظت کر، تو اللہ کو اپنے روبرو پائے گا اور جو کچھ

مانگنا ہے اللہ ہی سے مانگ اگر مدد طلب کرنی ہو تو اللہ ہی سے مدد طلب کر اور جان لے کہ اگر ساری مخلوق اس بات پر جمع ہو جائے اور تجھے نفع پہنچانا چاہے تو یہ تجھے اتنا ہی نفع پہنچا سکتے ہیں جتنا اللہ نے لکھ دیا ہے اور جان لے کہ اگر ساری مخلوق اس بات پر جمع ہو جائے اور تجھے نقصان پہنچانا چاہے تو یہ تجھے اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جتنا اللہ نے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لئے گئے اور کتابیں خشک ہو گئیں۔ (حوالہ ترمذی شریف جلد ۲ ص ۷۷)

اپنے رب سے استعانت کے طریقے کیا ہیں؟ بصیرت محمدیہ ﷺ نے جن طریقوں کی تعلیم دی ہے ان میں سے ایک دعا بھی ہے......

اپنی حاجتوں اور مرادوں میں حق تعالیٰ سے دعا کرو، دعا کا حکم ہے اور قبولیت کا وعدہ۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ حق تعالیٰ عطائے محض ہیں، ان میں بخل کا شائبہ نہیں، مایوسی اور محرومی ان کی درگاہ میں نہیں، تشفی کیلئے فرما رہے ہیں۔ لَا تَیْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ وہ حکیم بھی ہیں اور ان کا ہر فعل حکمت رکھتا ہے وہ ہمارے خیر کو ہم سے بہتر جانتے ہیں اگر ہماری کسی دعا کو قبول نہیں فرما رہے ہیں تو اس کو قبول نہ فرمانے ہی میں ہمارا فائدہ ہے اس لئے کہا گیا ہے کہ منعہ عطاءٗ مرد کا کمال اسی میں ہے کہ ان کی منع کو عطا جانے کسی عاشق نے اسی جذبے کے تحت کہا ہے۔

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست
مراد خویش دگر بار من نخواہم خواست

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے لا ابالی علیٰ ای حال اصبح علی ما اکرہ و علی ما احب لانی لا ادرا لخیر لا یھما۔ حق تعالیٰ خود ہمیں تعلیم فرما رہے ہیں اور نہایت دقیق نکتہ کی تعلیم دے رہے ہیں۔

عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ) یہیں سے رضا کا مقام شروع ہو جاتا ہے جو استعانت کا بلند ترین طریقہ ہے۔

بہر حال اگر حق سبحانہ وتعالیٰ کسی حکمت و مصلحت سے بندے مومن کی دعا قبول نہیں فرماتے تو اس کے قلب کی حفاظت فرمادیتے ہیں۔ مطلوب کی جانب سے خیال پلٹ دیتے ہیں حکایت، شکایت، جزع، فزع کی طرف مائل نہیں کرتے رضا کے مقام میں پہنچادیتے ہیں اور وہ لکل اجل کتاب کہہ کر حق تعالیٰ سے راضی ہوجاتا ہے۔ اجابت دعا کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ مطلوب تو حاصل نہیں ہوتا لیکن حق تعالیٰ اس کی دعا کو رد نہیں فرماتے بلکہ اس کی کسی بلاء کو دور کردیتے ہیں گو اس کو اس بدل کا علم نہیں ہوتا ایک آخری صورت یہ بھی ہے کہ مدعا اگر وہ دنیا میں نہیں پاتا تو آخرت کیلئے یہ ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

ان العبد یری فی صحائفه یوم القیامة حسنات لا یعرفها فیقال انها بدل لسوالک فی الدنیا لم یقدر قضاء ه فیها –

(ترجمہ) قیامت کے دن بندہ اپنے اعمال نامے میں وہ نیکیاں دیکھے گا جن کو وہ نہیں پہچانے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ یہ اس سوال کے بدل ہیں جو تو نے دنیا میں کیا تھا لیکن تیرے مقدر میں دنیا میں ان کا ملنا نہ تھا۔

بہر صورت اجابت دعا کا وعدہ سچا ہے لیکن یہ وعدہ مطلق ہے مقید نہیں کہ اسی وقت اور اسی صورت میں پورا کردیا جائے جس وقت اور جس صورت میں بندہ نے دعا مانگی ہے۔

چند انبیاء علیہم السلام کی دعائیں

انبیاء علیہم السلام نے بھی اللہ ہی سے دعائیں مانگی ہیں اس کے چند نمونے دیکھئے:

حضرت آدم علیہ السلام نے اس طرح دعا فرمائی ہے:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (اعراف)

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے اور ہم پر رحم نہیں کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہوجائے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے ایک موقع پر یوں دعا فرمائی:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا

اے میرے پروردگار مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہونے والے کو اور ایماندار مردوں، ایماندار عورتوں کو بخش دیجئے اور ظالموں کی ہلاکت اور بڑھایئے۔

حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ سے یوں دعا مانگی: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک موقع پر یوں دعا کی: رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ (اے میرے پروردگار میں نے اپنی جان پر ظلم کیا آپ ہی میری مغفرت فرما دیجئے)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہت سے دعاؤں میں سے دو مختصر سی دعائیں یہ ہیں:

وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ (یعنی اے پروردگار جس روز لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے، مجھے رسوا نہ کرنا)۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ (یعنی اے ہمارے پروردگار ہم کو آپ کا اور زیادہ مطیع و فرمانبردار بنا لیجئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت پیدا کیجئے جو آپ کی فرمانبردار ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک موقع پر یوں دعا فرمائی:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (اے میرے پروردگار جو نصیحت آپ نے مجھے دی میں اس کا سخت محتاج ہوں)۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یوں دعا کی:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (اے میرے پروردگار مجھے بخش دیجئے اور مجھے ایسی حکومت عطا کیجئے جو میرے بعد کسی کیلئے بھی میسر نہ ہو، بیشک تو بہت دینے والا ہے)۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا:

رَبِّ اِنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِمِیْنَ (اے میرے پروردگار مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں، ان بیماریوں اور سخت مصیبتوں کو دور فرما دیجئے)

حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنے لئے یوں دعا کی:

فَهَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْکَ وَلِیًّا (یعنی اے پروردگار آپ مجھے ایسا بیٹا دیجئے جو میرا صحیح معنوں میں وارث بنے)۔

دعا بہر حال نفع بخش ہے

عن عبادة ابن الصامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ ما علی الارض مسلم یدعو الله بدعوة الا اتاه ایاها اوصرف عنه من السوء مثلها مالم یدع باثم او قطیعة رحم (ترمذی)

بروایت عبادۃ رضی اللہ عنہ ارشاد رسول ﷺ ہے

فرمایا جب کوئی مسلمان اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کرتے ہیں یا اس دعا کی برکت سے اس کے بقدر اس پر سے مشکلات کو ہٹا دیتے ہیں جب تک اس نے کوئی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کی ہو۔ دعا کے آخر میں آمین کہنا چاہئے!

عن ابی زهیر النمیریؓ قال خرجنا مع رسول الله ﷺ لیلة فاتینا علیٰ رجل قد الح فی مسئلة فوقف یستمع منه فقال ﷺ اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بایّ شئی یختم یارسول الله قال ﷺ اٰمین فانه ان ختم ربه اٰمین فقد اوجب (ابوداؤد)

حضرت ابوزھیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات ہم حضور ﷺ کے ساتھ نکلے، ہمارا گذر ایک شخص پر ہوا جو اِلحاح سے اللہ سے مانگ رہا تھا، حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر اس کی دعا اور

گڑگڑا کر مانگنا سنا تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: اگر اس نے دعا کا خاتمہ صحیح کیا اور مہر صحیح لگائی تو جو اس نے مانگا ہے اس کا اس نے فیصلہ کرا لیا ہے۔ ہم میں سے ایک نے پوچھا صحیح طریقہ سے ختم اور مہر کا کیا طریقہ ہے، فرمایا آخر میں آمین کہہ کر دعا ختم کرے۔ آمین کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ میں نے جو دعا کی ہے اس کو قبول فرمایئے۔

بددعا سے بچو!

عن جابر ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تدعو علیٰ انفسکم و لا تدعوا علی اولادکم و لا تدعوا علیٰ اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ یسئل منھا عطاءً فیستجیب لکم (مسلم)

بروایت حضرت جابر ؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے تم کبھی اپنے حق میں یا اپنے اموال اور اپنی جائیداد کے حق میں بددعا مت کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ قبولیت کی گھڑی ہو اور تمہاری دعا اللہ قبول فرمالے جس کے نتیجہ میں آفتوں میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔

غائبانہ دعا

عن ابی الدرداء ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ دعوۃ المسلم لاخیہ بظھر الغیب مستجابۃ عند رأسہ ملک مؤکل کلما دعا بخیر قال ملک المؤکل بہ اٰمین و لک بمثل (مسلم)

حضرت ابودرداء ؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کی اپنے بھائی کیلئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے پاس ایک فرشتہ رہتا ہے جس کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی اپنے بھائی کیلئے اس کے غیاب میں دعا کرے تو وہ فرشتہ کہتا ہے تیری دعا اللہ قبول کرے اور تیرے لئے بھی اُسی طرح کا خیر عطا ہو۔

۵ آدمیوں کی دعاؤں کی قبولیت

عن ابن عباس ؓ عن النبی ﷺ قال قال رسول اللہ ﷺ خمس دعوات یستجاب لھن دعوۃ المظلوم حتیٰ ینصر و دعوۃ الحاج حتیٰ یصدر

ودعوة المجاهد حتیٰ یفقد ودعوة المریض حتیٰ یبرأ ودعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب ثم قال ﷺ واسرع هذه الدعوات دعوة الاخ بظهر الغیب (بیہقی)

بہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ آقائے دو جہاں ﷺ کا ارشاد ہے فرمایا: پانچ آدمیوں کی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں:

(۱) مظلوم کی دعا جب تک کہ وہ بدلہ نہ لیوے

(۲) حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ کر گھر واپس نہ آجائے

(۳) اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی دعا جب کہ وہ شہید لاپتہ نہ ہو جائے

(۴) بیمار کی دعا جب تک وہ شفایاب نہ ہو جائے

(۵) ایک بھائی کی دعا دوسرے بھائی کیلئے، اس کے غائبانہ میں۔

پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان دعاؤں میں بھی بہت جلد قبول ہونے والی دعا کسی بھائی کیلئے غائبانہ دعا ہے۔

ارشاد حضرت ابراہیم بن ادہمؒ در بارۂ دعا

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے کسی نے پوچھا کہ ہماری دعا کیوں قبول نہیں ہوتی تو ارشاد فرمایا کہ تمہارے دل دس چیزوں کی وجہ سے مردہ ہو چکے ہیں، جس کی وجہ سے دعائیں قبول نہیں ہوتیں، جب پوچھا گیا کہ وہ دس چیزیں کیا ہیں؟ تو جواب میں فرمایا:

۱۔ اللہ کو پہچانتے ہو مگر اس کی اطاعت نہیں کرتے

۲۔ تم رسول ﷺ کو پہچانتے ہو مگر ان کی سنت کی پیروی نہیں کرتے

۳۔ تم قرآن کو پہچانتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے

۴۔ تم اللہ کی نعمتوں کو کھاتے ہو مگر شکر ادا نہیں کرتے

۵۔ تم جنت کو پہچانتے ہو مگر اس کو طلب نہیں کرتے

۶۔ تم دوزخ کو پہچانتے ہو لیکن تم اس سے دور نہیں بھاگتے

۷۔ تم شیطان کو جانتے ہو لیکن تم اس سے لڑتے نہیں بلکہ الٹا اس کی موافقت کرتے ہو

۸۔ تم موت کو جانتے ہو لیکن اس کی تیاری نہیں کرتے

۹۔تم مردوں کو دفن کرتے ہو لیکن تم ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے

۱۰۔تم نیند سے بیدار ہوتے ہو تو لوگوں کے عیوب دیکھنے میں مشغول ہو جاتے ہو اور اپنے عیوب کو بھول جاتے ہو۔

اور ایک بات کہ بعد نماز جیسا کہ عام طور پر اماموں کا معمول ہے قولی اور فعلی احادیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟ دعا مسنون اور بوقت دعا ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔

حضرت اسود ﷛ سے روایت ہے: **قال صليت مع رسول الله ﷺ الفجر فلما سلم انحرف و رفع يديه و دعا** میں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی نماز کی تکمیل و سلام پھیرنے کے بعد حضور اکرم ﷺ دوسری طرف مڑ گئے اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔اسی طرح حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن السنیؒ نے کتاب **عمل اليوم والليلة** میں ایک روایت نقل کی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا **ما من عبد بسط كفيه فى دبر كل صلوٰة ثم يقول اللهم** جب کوئی بندہ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو اٹھاتا اور ہتھیلیوں کو پھیلاتا ہے پھر دعا کرتا ہے۔

لہٰذا فرض نمازوں کے بعد دعا مسنون اور بوقت دعا ہاتھ اٹھانا ثابت اور اثبات استحباب کیلئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دُعا کے تمام آداب کا خیال رکھ کر دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

حضور اکرم ﷺ کے نام

ایمان واحسان
تالیف

پہلا درس بخاری

حالات اور تعلیمات

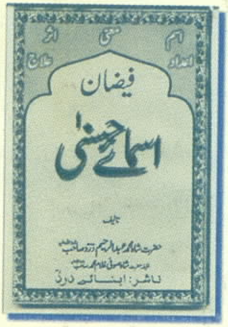
فیضان
اسمائے حسنیٰ
تالیف

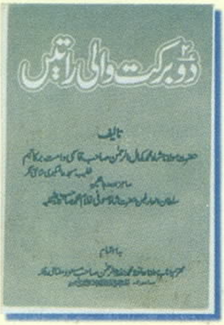
دو برکت والی راتیں
تالیف

دینی باتاں
دکھنی زبان میں اسلامی منظومات

قربانی
حقائق ومسائل

علم اور اہل علم
تالیف
M. GHOUSUDDIN B.E. F.I.E.